انگوٹھی کے حمل پر اثرات سے متعلق تفصیل

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا گھر میں کسی کے ہاتھ میں انگوٹھی ہونے سے حمل پہ کچھ اثر ہوتا ہے؟ گھر والے سب کو منع کررہے ہیں کہ کوئی بھی چاندی کی یا کسی اور دھات کی انگوٹھی نہ پہنے کہ اس سے حمل میں نقصان ہوگا۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حمل کے دوران عورت خود یا اس گھر کا کوئی فرد اگر شریعت کے مطابق جائز انگوٹھی پہننا چاہے، تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، نیز اسے حمل کے لیے برا گمان کرنا اور یہ سمجھنا کہ اس کی وجہ سے حمل کو نقصان ہوگا، اس کی کوئی حقیقت نہیں، یہ محض بد شگونی ہے اور بد شگونی لینا منع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا طیرة“ترجمہ: بد شگونی کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری، جلد5، صفحہ 2171، حدیث 5425، مطبوعہ: دمشق)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لیس منا من تطیر“ترجمہ: جس نے بد شگونی لی، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 355، جلد18، صفحہ 162، مطبوعہ: قاہرہ)

سنن ابی داؤد میں ہے "العیافة والطیرة والطرق من الجبت "ترجمہ: شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بد شگونی لینا، اور طَرق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 3907، جلد4، صفحہ 16، مطبوعہ: بیروت)

العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں ہے: "وسئل ما یکون السؤال عن النحس، والسعد، وعن الأیام، واللیالي التي تصلح لنحو السفر والانتقال ما یکون جوابه؟ (أجاب) من یسأل عن النحس وما

بعده لا يجاب إلا بالإعراض عنه وتسفيه ما فعله ويبين له قبحه وأن ذلك من سنة اليهود لا من هدى المسلمين المتوكلين على خالقهم "ترجمہ: حضرت علامہ آفندی علیہ الرحمۃ سے منحوس ومبارک اور دنوں اور راتوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ سفر و دیگر کاموں کے لیے منحوس یا بابرکت ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ جو شخص کسی چیز کے منحوس ہونے کے بارے میں سوال کرے تو اسے جواب نہ دیا جائے، بلکہ اس سے اعراض کیا جائے اور اس کے فعل کو جہالت کہا جائے اور اس کی برائی کو بیان کیا جائے کیونکہ یہ (کسی چیز کو اپنے حق میں منحوس سمجھنا) یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا طریقہ نہیں جو اپنے خالق عزوجل پر توکل رکھتے ہیں۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، جلد2، صفحہ333، دار المعرفہ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سابقہ مکان میں بچے کی ولادت کو منحوس سمجھتے ہیں اس لیے اس کے لیے علیحدہ سے مکان تعمیر کرتے ہیں، اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے اس کی خرابیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) "اس وہم کی بنیاد شیطانی ہے مزید یہ کہ اس میں بدفالی و بدشگونی والی گمراہی بھی شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بری فال نکالنا اور اس پر کاربند ہونا مشرکین کا طریقہ اور دستور ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج23، ص265، 266، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3953

تاریخ اجراء: 26ذوالحجۃ الحرام1446ھ/23جون2025ء